U
3

Rs
C

No (36)

Rs
C

Nazirs poem on Sādi's Karima
36 ~~Karima of Sādi~~
in Hindustani. MS. 16 lines to the page double column; Shikasta inclined Nastalik. ~~Paper cover~~; dated 1242 A.H. Folios 28. Size 8½ x 5½

1027

یا فتاح

تتبعه پند نامه حضرت شیخ سعدی

از میان نظر اکبر آبادی

هو البرکات

بسم الله الرحمن الرحیم

سدا دل سی ای مومن پاک باز وضو کر کی پڑھ پنج وقتی نماز
بوقت مناجات با صد نیاز یہہ کہہ اپنی ہاتھون کو کر کی دراز

کریما بہ بخشای بر حال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

الہی تو ستار غفار ہے میرا یہان گناہون کا انبار ہے
نہ اس جا پہ کوئی مددگار ہے اب اس بیکسی مین توئی یار ہے

نداریم غیر از تو فریادرس
توئی عاصیان را خطا بخش بس

ہوئی

ہوئی جرم مجھہ سی صغیر و کبیر پڑا ہون گناہون مین ہو کر اسیر
تو ہیکا الا کل شیء قدیر بس آگی کو اب با علیم و خبیر

نگہدار ما را ز راہ خطا
خطا در گذار و صوابم نما

میرا دوست ہی وہ جو خیر الورا محمد نبی مالک دو سرا
کہان وصف ہو مجھہ سی اوسکا ذرا ولیکن میری ہی وہی التجا

زبان تا بود در دہان جا بگیر
ثنای محمد بود دلپذیر

وہ شاہ دو عالم امیر الامم نبی واسطہ جسکی لوح و قلم
ملایک چہوین جسکی ہر دم قدم کرون رتبہ اوسکی مین کیا رقم

حبیب خدا اشرف انبیا
کہ عرش مجیدش بود متکا

اگرچہ وہ پیدا ہوا خاک پر کیا خاک سی پہر وہ افلاک پر
میرا جی فدا اوس تن پاک پر تصدق ہون مین اوسکی فتراک پر

سواری جہانگیر گران براق

سفیدی نی ڈالا سیاہی کو دہو گئی نہین لڑکپن کی تجہہ مین بہی بو
چل ای مست اب تک تو ہشیار ہو یہہ کیا قہر ہی ای دل زشت خو
چہل سال عمر عزیزت گذشت
مزاج تو از حال طفلی نگشت

کیا تو نی نامہ عمل کو سیاہ اوٹہایا نہ دنیا سی کچہہ زاد راہ
تجہی اپنی غفلت پہ ہی کچہہ نگاہ غرض اور تو کیا کہون تجہہ سی لی آہ
ہمہ با ہوا و ہوس ساختی
دمی با مصالح نہ پرداختی

رہا عمر بہر تو گنہ مین اسیر کر اب کچہہ رہائی کی فکر ای شریر
کمان اجل نت نکالی ہی تیر اگر کچہہ سمجہہ ہی تو ہرگز نظر
مکن تکیہ بر عمر ناپایدار
مباش ایمن از بازی روزگار

کرم کی مین کیا کیا کہون خوبیان کرم کی ہین مداح اہل جہان
کرم ہی نیکو نامی جاودان جو کچہہ فہم ہی تو یہہ تحقیق جان
دلا ہر کہ بنہاد خوان کرم
بشد نامدار جہان کرم

تواضع کی خوبی ہو کیا کیا بیان یہہ پستی بلندی کا ہی نردبان
جو کرتا ہی رسم تواضع عیان اوسی دوست رکہتی ہین اہل جہان
دلا گر تواضع کنی اختیار
شود خلق و دنیا ترا دوستدار

جو چاہی ملین تجہکو اخلاص مند تو کر یہان تواضع کی باتین دو چند
جنہین دیکہین ہی دوستداری پسند اونہون نی کیا ہی یہہ نکتہ بلند
تواضع بود مایہ دوستی
کہ عالی بود پایہ دوستی

اگر ہی تیری دل مین یہہ مدعا کہ عالم مین رتبہ ہو میرا بڑا
تواضع کیا کر تو ای دلربا ہر ایک اہل معنی نی ہی یون کہا
تواضع کند مرد را سرفراز
تواضع بود مردران را طراز

بدن تو نی پایا جو انسان کا تو ہرگز نکر کام حیوان کا
بڑی آتش ہو نی گل اب شان کا تواضع ہی باعث ہی پہچان کا
تواضع کند ہر کہ ہست آدمی
نہ زیبد ز مردم بجز مردمی

بڑی بھی تو دولت کی ہی خوبیان ولی وہ تواضع کی ہی عزوشان
کہ یہان زیب اور سیر فردوس وہان کہاں بزرگون نے ای مہربان
تواضع کلید در جنت است
سرفرازی و جاہ را زینت است

تواضع کریگا اگر جو تو یار بڑی کا تیرا سب مین عز و وقار
دکہاوی گا جنت کی تجھکو بہار یہ معنی ہی اس بیت مین آشکار
تواضع بود حرمت افزای تو
کند در بہشت برین جای تو

اگر ہی جہان مین تو حشمت پناہ تو اسمین بڑی کا تیرا عز و جاہ
تواضع ہی خورشید اور تو ہی ماہ یقین کر یہی دل مین بی اشتباہ
تواضع زیادت کند جاہ را
کہ از مہر پرتو بود ماہ را

اگر چاہئی تجھکو یہان اعتبار بزرگی ملی اور بڑی افتخار
کرین تجھکو دل مین ہر اک وقت نثار تو اسکو یقین جان ای غمگسار
تواضع عزت کند در جہان
گرامی شوی پیش دلہا چو جان

دل اپنی مین

دل اپنی مین تخم تواضع کو بو عمل کی تیری کشت جب سبز ہو
تواضع بغیر ایکدم تو نہ کہو یہی یاد رکہہ دل مین ای نیک خو
کسی را کہ عادت تواضع بود
ز جاہ و جلالش تمتع بود

ملی تجھہ سین جو اوس سی جنگ کر تو کہلا غنچہ دل کو اور تو بہی کہل
تواضع کو رکہہ ہر گڑی منتقل جو چاہی بلندی تو ای صاف دل
تواضع مدار از خلایق دریغ
کہ گردن کشان بر کشیدی چو تیغ

ملا ہی جنہین عقل مین اختیار وہی ہی جنکی رہتی ہین با صد نیاز
ثمر سی ہی دالی کو جنکی مین بار وہی بات مین سب یہ کہلتا ہی زار
تواضع کند ہوشمندی گزین
نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین

نہین پاس رکہتا جو یہان سیم و زر اور اوس مین تواضع کا کچہہ ہی اثر
بہلا اوسکو کہتی ہین سلم و سحر بڑی خوبی اوسکی ہی اسمین مگر
کسی را کہ گردن کشی در سر است
تواضع ازو با دل خوشتر است

تواضع جو کرتی ہیں اس جا امیر رو نہیں ملک کہتی ہیں خورد و کبیر
دی موتی ہیں ہر جا بہت دلپذیر جو دیکھا تو سچ ہی یہ باب ای نظیر

تواضع ز گردن فرازان نکوست
گدا گر تواضع کند خوی اوست

تکبر جو کرتا ہی یہاں ہر گھڑی وہ کہنچی ہی آخر کو شرمندہ کی
تکبر سے ہی ربط بی دانشی اگر ہی تو عاقل تو بہولی سی ہی

تکبر مکن زینہار ای پسر
که روزی ز دستش در آئی بسر

تکبر جو کرتا ہی یہاں اختیار وہ رہتا ہی لوگوں کی نظروں میں خوار
خطر اوس سے رکہتی ہیں اہل وقار یہی یاد رکہہ دل میں ای ہوشیار

کسی را که خصلت تکبر بود
سرش پر غرور و تصور بود

تکبر سے ہوتا ہی جو آشنا وہ بیگانہ عقل ہی دایما
تکبر سے کر خوف ای پارسا تکبر کی زشتی کہیں تا کجا

تکبر عزازیل رو خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد

کرم میں وہ خوبی ہی ای مہربان کہ ہوتا ہی جسکا ہر ایک جا بیان
زبان سی رقم سی قلم سی بیان کری تو کرم تو یقین اسکو جان

کرم نامدار جہانت کند
کرم کامگار امانت کند

کرم کی بہت خوب ہی رسم و راہ کرم کی ہر ایک وقت ہی واہ واہ
کرم سی ہی عیش و طرب عز و جاہ یہ بیشک ہی ای صاحب دستگاہ

کرم مایہ شادمانی بود
کرم حاصل زندگانی بود

کرم یہاں جنہوں نی کیا ہی مدام وہی سو بزرگی سی ہی نیکنام
اونہیں لوگ کرتی ہیں جنگ کر سلام کرم کا نہایت بڑا ہی مقام

ورای کرم در جہان کار نیست
وزین کرم تر ہیچ بازار نیست

کرم جنکو دنیا میں آیا پسند ہوئی ہیں جہاں میں وہی ہی سربلند
کرم کا ہی پیشہ بہت ارجمند جہاں تک ہو تجہہ سی تو ای ہوشمند

دل عالم از کرم تازه دار
جہان را به بخشش پر آوازه دار

کرم بین جور کہتی ہین اپنا قیام تو او لکہایی رتنہایی دنیا مین نام

نظیر اب تجہین ہی یہ لازم ہوا ہر ایک بہر دن داد اور جود و سخا

ہمہ وقت تو در کرم مستقیم

کہ ہست آفرینندہ جان کریم

سخاوت کی دنیا مین ہی جسکی جاہ تو او سر نہایت ہی فضل الٰہ

بڑی طالع اوسکی ہین صعب پناہ یہی بیت ہر اس سخی کی گواہ

سخاوت کند یک نخت اختیار

کہ مردار سخاوت شود نخت یار

خدایی اگر نجکو زری دیا تو کہا تو بہی اور غیر کو بہی کہلا

جو ہونا ہی نجکو ہر امل عطا تو مقدور تک اپنی اس دل رہا

لطیفہ سخاوت خدا گیر ہاتہ

در اقلیم لطف و سخا میر ہاتہ

خدا کی عنایت ہی جسکی اور سخاوت کا وہ سیکہتا ہی ہنر

بڑی قدر ہی اوسکی اس زمرہ در اسی ہی نظر اوسکی رتبہ پہ کر

سخاوت بود کار صاحبدلان

سخاوت بود پیشہ مقبلان

سخن جب تو دنیا مین ہوگا بیان تو سب عیب تیری رہین گی نہان

کوئی بہی نہ بجہکو ستاوی گا یہان یقین کر یہ دلسی ای مہربان

سخاوت مس عیب را کیمیاست

سخاوت ہمہ درد ہا را دواست

سخاوت جو کرتی ہین یہان اختیار تو ہین وہان ہر جہان مین ہوشیار

نظیر اب ہو تو بہی سخاوت شعار بہلا اپنا جاہی تو اوسکا دو سنوار

تو ما تواں از سخاوت بری

تو ہر جا کہ خواہی ز سخاوت بری

بنجی کاشتہ ہی حسن نے یہا وہ ہوتا ہی یہان کنج کا روزہ

نہر اوسکو دولت سی علیا فرا یہ بگشتہ ہی اہل سخن نے کہا

اگر چرخ گردد بکام بخیل

ورا قبال یابد غلام بخیل

سوا اسکے یہہ بہی ہی رقم کہ نام اوسکا نیکی سے ہین صبح دم

سمجہتے ہین دریوزہ گو سے ہم محبت ہین دام و درم

اگر در کفش گنج قارون بود

وگر تا بعیشر ربع منکر بود

جو حشمت بڑی اوسنی پائی ہی یہان وگر دولت و مال ہی اوسکی ناہان
تو اسمین بزرگون کا ہی یہ بیان اگر تجھکو حاجت ہی تو ہی میان

مکن التفاتی بمال بخیل
مبر نام مال و منال بخیل

وہ دنیا مین گو ہی بڑا مالدار ولیکن وہ نظرون مین ہی بیوقار
ذلیل اوسکو کہتی ہین اور اوسکو خوار نہین قدر اوسکی کہین ہی ای یار

بخیل ار چو باشد تو نگر بمال
بخواری چو مفلس خورد گوشمال

اگرچہ ریاضت ہی اوسکا چلن عبادت مین کھینچی ہی رنج و محن
بڑی زہد کرتا ہی دل سے کٹھن ولی شاہد اوسکا ہی یہ سخن

بخیل ار بود زاہد و بحر و بر
بہشتی نباشد بحکم خبر

جو زر ہی تیری پاس ای مہربان تو کر عیش و عشرت سخی ہو کی یہان
بخیلی مین ہو ویگا تیرا زیان نظیر اس سخن کو تو تحقیق جان

سخیان ز اموال بر میخورند
بخیلان غم سیم و زر میخورند

بہت کھینچتا ہی جو اپنی تئین وہ گرتا ہی آخر بروی زمین
جو نادان ہی واقف وہ اس سے نہین ولیکن یقین ہی یہ ای ہمنشین

تکبر بود عادت جاہلان
تکبر نباید ز صاحبدلان

جنہین عقل اور ہوش کا ہی کمال رکھین ہی سدا عاجزی کی خصال
نہین چلتی ہرگز تکبر کی چال میان اس سخن کی یہی ہی مثال

تکبر نباید ز دانا پسند
مخرب آید این معنی ہوشمند

تکبر کی ای یار مت راہ چل یہ رفتار نکبت سبیل ہی پر خلل
تکبر نکر او میان ایک پل یہ نکتہ بزرگون کا ہی پر محل

تکبر بود مایہ تدبری
تکبر بود اصل بدگوہری

تکبر کی چلنی قباحت ہی یہان سنا تو بی کچھ کچھ تو اسکا بیان
سمجھ یوجہ کرمت کر اپنا زیان نظیر اس تعجب بلی ہی او میان

چو دانی تکبر چرا می کنی
خطا می کنی و خطا می کنی

جس دولت علم کہتے ہیں یہاں — وہی بیخطر دولت ہے گے بیان
ہوش اور سوکت کی مست بجان — جو چاہے فضیلت تو سن مہربان

بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاہ مال و منال

فضایل کی تجھکو اگر ہے ہوس — تو پیری فلک علم سے کر نہ بس
وگر حرفت چاہے اے نکتہ رس — تو ہر حال میں ہو کڑی ہر نفس

چو شمع از پی علم باید گداخت
کہ بی علم نتوان خدا را شناخت

تجھے علم تحصیل کرنا ہے یہاں — بلاش اس کے رکھنی ہے بہر میان
اسی کے تو خواہش میں رہ ہر زمان — اسی سے تقل جان اے مہربان

طلب کردن علم شد بر تو فرض
وگر واجب است پیش قطع تو عرض

یہ کچھ دولت علم کا ہے اثر — کرے خرچ اسکو جو شام و سحر
بڑی دمبدم اور ہے بے خطر — جو بے علم ہیں کیا سمجھتے مگر

خردمند باشد طلبگار علم
کہ گرم است پیوستہ بازار علم

اس فن کو کہتے ہیں کسب کمال — اس کی کتابوں میں ہے قیل و قال
اس سے دلایل اسے سب مثال — تو لازم ہے یعنی اے خود اشتمال

برو دامن علم گیر استوار
کہ علمت رساند بدار القرار

اس سے معارف کی تحریر ہے — اس سے حقایق کی تقریر ہے
اس سے معانی کی تعبیر ہے — یہی ہے بحث کی جاگیر ہے

کسی کو کہ شد در ازل بختیار
طلب کردن علم شد اختیار

فقیری جو کرنی ہے تو علم پڑھ — امیری جو کرنی ہے تو علم پڑھ
وزیری جو کرنی ہے تو علم پڑھ — دبیری جو کرنی ہے تو علم پڑھ

ترا علم در دین و دنیا تمام
کہ کار تو از علم گیرد نظام

جس علم ہے اوسکی توقیر ہے — بزرگی کے چہرہ پہ تنویر ہے
جو بے علم ہے اوسکی تحقیر ہے — نظر اب یہی ہے تدبیر ہے

میاموز جز علم گر عاقلی
کہ بی علم بودن بود غافلی

نہیں علم یہاں کچھ جنہوں نی پڑھا — اونہیں لوگ کہتی ہیں جاہل سدا
نہیں بیٹھنا پاس اونکی روا — غرض اونکی نزدیک ہرگز نجا

دلا گر خردمندی و ہوشیار
مکن صحبت جاہلان اختیار

جو ہی جاہل اوسکی نہ متصل — نہ اوسکی سخن سن تو جن غنچہ گل
سدا دور ہو اوس سی ہرگز نمل — جو چاہی بزرگی تو ای پاکدل

ز جاہل گریزنده چون تیر باش
میامیخته چون شکر شیر باش

نکر ربط جاہل سی ہرگز نجان — تیرا اوسکی ملنی سن ہوگا زیان
خطر اونکی ملنی سن رکھ او میان — کہا ہی بزرگوں نی یوں مہربان

ز جاہل حذر کردن اولا بود
کزو ننگ دنیا و عقبی بود

جو کرتا ہی جاہل وہ بہتر نہیں — وکہتا ہی جاہل وہ ہی بدترین
سمجھ ہرگز نہ اوسکی ہیں — یقین کر اسی دل میں ای ہمنشین

ز جاہل نیاید جز افعال بد
وزو نشنود کس جز اقوال بد

نکر جاہلوں کی

نکر جاہلوں کی محبت پسند — نڈال اپنی گردن میں غمکی کمند
ندی اوسکی الفت میں جنگوں کزند — یہ قول بزرگان ہی ای ہوشمند

ترا از دہا گر بود یار غار
ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار

جہالت میں رہتا ہی جو مبتلا — نہیں اوسکو عقبی سن حاصل ذرا
جو ہیں عقلمند اور طبع ذکا — اونہیں نی تو ای ہی یوں کہا

سر فرجام جاہل جہنم بود
کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

تجہل عاقلوں سی جو صحبت ہی نہاں — غنیمت سمجھ اونکا ملنا میاں
جو غصہ کریں اوسکو تو لطف جان — یہ حکم بزرگان ہی ای مہربان

اگر خصم جان تو عاقل بود
بہ از دوستدار کہ جاہل بود

جنہوں نی جہالت کا شیوہ لیا — ہر ایک اونسی رہتا ہی دل میں خفا
کسی نی نہیں اونکو رتبہ دیا — مگر اپنی دل میں ہی ہی کہا

سر جاہلان بر سر دار بہ
کہ جاہل نخواہی گرفتار بہ

هو

جو رکھتا ہی یہان جاہلی دلپذیر وہ رہتا ہی خفت مین ہر دم اسیر
ذلیل او سکون کہتی ہین برنا و پیر جو دیکھا تو سچ ہی یہ بات ای نظیر
جو جاہل کسی در جہان کار نیست
کہ نادان تر از جاہلی کار نیست

ہوا ہی جو عالم مین تو بادشاہ دیا ہی تجھین ملک و تاج و لوا
سبب عدل ہی یہ عنایات کا سمجھ یہ سخن ای شہ مہ لقا
چو ایزد ترا این ہمہ کام داد
چرا بر نیاری سر انجام داد

کریگا جو تو عدل کا کاروبار بڑھیگا تیرا جاہ اور اقتدار
عدالت سی ہی رتبہ شہریار تو رکھ یاد ای خسروی کامگار
چو عدل است پیرایہ خسروی
چرا عدل را دل نداری قوی

جو کرتی ہین یہان داد کا انتظام میان اونکی ہی نیکنامی مدام
صفت اونکی ہوتی ہی ہر صبح و شام سمجھ اسکو ای شاہ عالیمقام
چو نوشیروان عدل کرد اختیار
کنون نام نیک است ازو یادگار

رہی کی تیری عدل پر جو نگاہ تو دولت رہی کی تیری دیر گاہ
اگر ہی تجھین مال و حشمت کی چاہ تو اسکو یقین جان ای بادشاہ
ترا مملکت پایداری کند
اگر عدلت دستیاری کند

جو عادل رہیگا تو شام و سحر کہین کی تجھین خسروی دادگر
رہی کی تیری مملکت خوب تر یہ خوبی جو چاہی تو ای بہرہ ور
جہان را بانصاف آباد دار
دل اہل انصاف را شاد دار

کریگا جو تو معدلت روز و شب تو ہوگا تیرا سب مین عادل لقب
تیری نیک نامی کا ہی یہ سبب سمجھ اسکو ای شاہ عالی نسب
ترا زین بہ آخر چہ حاصل بود
کہ نامت شہنشاہ عادل بود

بڈھاتا ہی یہان عدل ملک و نگر دلاتا ہی یہان عدل یہ سیم و زر
بناتا ہی یہان عدل دولت کا گھر یقین جان اسکو تو ای تاجور
جہان را بہ از عدل معمار نیست
کہ بالاتر از معدلت کار نیست

هوی ہی حسن عدلت دلپذیر بڈا صاحب طالع ہی وہ اکبر
بہت شاد ہی اوس سی خورد و کبیر جو کی غور دل مین تو سچ ہی نظیر
ز تاثیر عدل است آرام ملک
که از عدل حاصل شود کام ملک

سعادت سی ہوتی ہی جو بہرہ ور تعدی وی کرتی نہین اور پر ہا
سعیدی کا ہی کرب سب مین اثر میان اس سخن پر تو کر کر نظر
اگر خواہی از نیک بختی نشان
در ظلم بندی بر اہل جہان

ستم کا ہی پیشہ نہایت برا ستمگر کو کسنی کہا ہی بہلا
ہر ایک دلکو ہی خوف اوس سی بڈا بہلا اپنی جا ہی تو ہرگز شہا
بدہ رخصت ظلم در ہیچ حال
که خورشید ملکت نیابد زوال

گل حکم کی گر تو دیکہی بہار تو کر ظلم کا دور خاطر سین خار
نہ بیداد سین رکہہ کسی دل پہ بار سمجہہ کی یہی بات ای کامگار
خرابی ز بیداد بیند جہان
چو بستان خورم ز باد خزان

تیری گر جو ہی سلطنت کا نشان تو رکہہ خلق و عالم مین امن اور امان
ستمگر نہو بہول کر تو میان یہی تجہکو لازم ہی ای مہربان
رعایت دریغ از رعیت مدار
براو دل داد خواہان برار

جو کرتا ہی بیان ظلم کون اختیار وہ ہوتا ہی دنیا مین جلدی سین خوار
برا اوسکو کہتی ہین لیل و نہار سمجہہ رکہہ یہی دل مین ای تاجدار
ستم بر ضعیفان مسکین مکن
که ظالم بدوزخ رود بی سخن

ستم کی نچل ایکدم تو بہی راہ ستانا دلون کا بڈا ہی گناہ
نکر ظلم سین خلق کون داد خواہ رکہہ ان بی غدر اس سخن پر نگاہ
ستم کش گر آہی برآرد ز دل
زند سوز او شعله در آب و گل

سکہاوی تجہین ظلم کا جو شعار تیرا دشمن جان ہی وہ نابکار
روتہا آہ کا مت دلون سین شرار اگر خیر چاہی تو ای نامدار
بآزار مظلوم نایاب مباش
ز دود دل خلق غافل مباش

ستم کی روش جس نے دنیا میں لی ہوئی اوسکو حاصل نہ کچھ بہتری
ملی عاقبت میں بھی شرمندگی جو کچھ ہوش ہے تجھ میں تو اے قوی

مکن بر ضعیفان بیچارہ زور
بہ اندیش آخر ز تنگی گور

جو کرتا نہیں ظلم میں اجتناب وہ ہوتا ہے آخر اسیر عتاب
نہیں دکھ دکھانی میں جز رنج و تاب ستانا دلوں کا بڑا ہے عذاب

مکن مردم آزاری ای تندرای
کہ ناگہ رہم بر تو قہر خدای

ستم پر جو رکھتا ہے یارو نگاہ تو رہتی ہیں لوگ اوس سے نالاں سدا
نظر اس سے کیوں کہتے تا کجا یہ نکتہ ہے اہل خرد کا بجا

کسی کا آتش ظلم زد در جہان
بر آورد از اہل عالم فغان

خدا کا بڑا جس پہ احسان ہے قناعت کی گھر کا وہ مہمان ہے
بڑی آبرو اوسکی اور شان ہے خوشی خرمی اوسکو ہر آن ہے

دلا گر قناعت بدست آوری
در اقلیم راحت کنی سروری

قناعت سے ہوتا ہے جو شادمان وہ رہتا ہے آرام سے ہر زمان
نہ خطرا نہ کوئی مزاحم میان تو دنیا کی دولت سے ای مہربان

غنی گر نباشی مکن اضطراب
کہ سلطان نخواہد خراج از خراب

قناعت سے ہوتا ہے جو بہرہ ور نہیں دیکھتا ہے کسی کا وہ در
بصد عیش رہتا ہے اور بے خطر جو کی غور دل میں تو اے پر ہنر

قناعت تونگر کند مرد را
خرد و حریص جہان گرد را

فقیری کی رتبہ پہ کی جو نگاہ تو اوسکا ہے کچھ اور ہی عز و جاہ
اگرچہ وہ سختی سے ہوتا تباہ ولی جانکر اوسکو لطف اللہ

ندارد خردمند از فقر عار
کہ باشد نبی را ز فخر افتخار

قناعت کی دولت ہے یہاں اسقدر نہ پہونچی جسے دولت و سیم و زر
ہر ایک وقت رہتی ہے حق پر نظر جو دیکھا تو دنیا میں شام و سحر

غنی را ز سیم و زر آرایش است
ولیکن قصر اندر آسایش است

قناعت میں ملتا ہی یہاں افتخار قناعت میں ہی خوبی و اعتبار
رکھی حسب طرح سے تجھ روزگار یقین کر اسی کا تو ای میری یار

قناعت بہر حال اولیتر است
قناعت کند ہر کہ نیک اختر است

قناعت میں ہوتا ہی جو آشنا وہی کام کرتا ہی یہاں عقل کا
الم کون سمجھتا ہی عشرت فزا جفائی فلک میں تو ای دلربا

اگر تنگدستی ز سختی منال
کہ پیش خردمند ہیچ است مال

جو مہر قناعت میں ہے مستنیر اوس کی ہی خاطر تو جلدی نذیر
اوسی لوگ کہتی ہیں روشن ضمیر تجھ میں بھی یہ لازم ہی یہاں ای نظیر

ز نور قناعت بر افروز جان
اگر داری از نیک بختی نشان

تجھ میں ہی مئی حرص کا جو نشان اسی سے نہیں ہوش تیرا بجا
میاں یہ تقاضا نہیں عقل کا سوا اس سخن کے میں کہوں تجھ سے کیا

ایا مبتلا گشت در دام حرص
شدہ مست لا یعقل از جام حرص

جو ہی حرص

ہو

جو ہی حرص میں تو نی جمع کیا ذرا سم کریگا کر اسکی سوا
یقین تیری ہمراہ نہیں جانیگا عبث اپنی دلکو نہ اسمیں لگا

کہ زمیں کہ اموال قارون تراست
ہمہ نعمت ربع مسکون تراست

یہ اسباب ہی جو تیری روبرو کریگا اگر اور بھی جست و جو ہا
سمجھ تو نہ اپنا اسی کو کبھی رہیگا پڑا یہاں یہ سب اور تو

بخواری شد آخر گرفتار خاک
چو بیچارگان با دل دردناک

جو نیا ہی کچھ زندگی کا مزا تو خوش رہ اسی میں جو کچھ ملگیا
میاں حرص کی راہ ہرگز نجا سمجھ اس سخن کو تو دل میں ذرا

ہزار کس کہ در بند حرص اوفتاد
دہد خرمن زندگانی بباد

نہ رکھ حرص کا بوجھ کاندھی پہ بار نہیں زر کا رہنے کا ہی اعتبار
یہ کرتا نہیں ایک جا گہ قرار تو بس آتش غم ای دلفگار

چرا می گذاری ز سودای زر

نہیں حرص کا کچھ بھلی رسم و راہ تو اپنی بنی اس میں مت کر تباہ
دکھاوے کی خفت تجھے اس کی چاہ تو بیتاب ہو کر میاں خواہ مخواہ
چرا می کنی محنت از بہر مال
کہ خواہد شدن ناگہان پایمال

اگرچہ روان زر سیں ہے کاروبار پر اتنی بھی مت حرص کر اختیار
کہ جی کون نہ چین اور نہ دل کون قرار کہیں کیا تجھے تو لو ای زر نثار
چنانت عاشق روی زر گشتہ
کہ شوریدہ و احوال سرگشتہ

نہو اسقدر حرص کا آشنا تجھے حرص کرنی میں خوبی ہے کیا
نہیں حاصل اور کچھ ندامت سوا کہیں کیا کہ تو لی تو ای زر فدا
جہان دادہ نقش دل بر درم
کہ ہستی ز ذوقش ندیم و ندم

تجھے حرص کرنی سیں لازم ہے ڈر سراسر تجھے حرص سیں ہے خطر
جو عاقل ہیں کرتے ہیں اس سیں حذر کہیں کیا تجھے تو تو ای بی خبر
چنان گشتہ صید بہر شکار
کہ یادت نیاید ز روز شمار

اگر زندگی کا تو ہے قدردان تو راز کی ہوس میں نکھو رایگان
بھلا اور بری میں تفاوت ہے یہاں جو ہے تو ممیز تو ای مہربان
مکن عمر ضایع بہ تحصیل مال
کہ ہم نرخ گوہر نباشد سفال

جسیں دولت و دین ہوئی دلپذیر روسی کون یہاں شاد مالی کبیر
نہو فکر میں دنیا میں ہرگز اسیر کہاں ہے زر کون لی یوں ای نظیر
مبادا دل آن فرد با بہ شاد
کہ از بہر دنیا دہد دین بہ باد

محبت میں ہیں وے جو اہل وفا تو اونکا ہی الفت میں رتبہ بڑا
بہت معتمدی وفا آشنا وہ شوق وفا میں کہیں تا کجا
دلا در وفا باش ثابت قدم
کہ بی سکہ رایج نباشد درم

جو الفت میں عزم وفا میں کیے دل اپنا ہی نقش وفا کون دیے
محبت کی تو ہی اگر مے پیے تو کیجو نہ ترک وفا کس لیے
بود بیوفائی سرشت زنان
مسافر گرد از رشت زنان

جو چاہی کہ خوشدل رہی مجھ سی یار تو کر جان و دل سی وفا اختیار
جو کچھ دوستی کی چمن کی بہار تجھی دیکھنی ہی تو ای گلعذار
مکن بیوفائی جو دور سپہر
متاب از رخ دوستان روی مہر

جو ملتا رہیگا تو یاروں سی یہان تو پھر خوش رہیگا دل دوستان
وگر اونسی ہوگا جدا ایک زمان تو یہ بات دلمیں سمجھ رکھ میان
جدائی ز احباب کردن خطاست
بریدن ز یاران خلاف وفاست

نہیں جنگ دلمیں وفا کا نشان وی شرمندہ رہتی ہیں یاروں سی یہان
سبک ہیں وی اہل وفا میں میان جو چاہی بزرگی تو ای مہربان
مگردان ز کوی وفا روی دل
کہ در روی جانان نباشی خجل

اگر ہیں تیری یار اور غمگسار تو آزردہ اونکو نہ رکھ زینہار
ستمگر نہو دیں کی ذلت شعار جو کی محبت تو ای دوستدار
منہ پای بیرون ز کوی وفا
کہ از دوستان می نیرزد جفا

اگر دام الفت کا ہی تو اسیر واگر دوستی ہی تجھی دلپذیر
تو کر دل میں حسن وفا کو کثیر اسی بات کو یاد رکھ ای نظیر
ز راہ وفا گر نہ پیچی عنان
شوی دوست اندر دل دشمنان

جو رہتی ہیں طاعت میں شام و سحر اونہیں کو ہی عز و شرف بیشتر
کہاتی ہیں عالم میں روشن گہر یہ دولت و دلتیاں ای بخت ور
کسی را کہ اقبال باشد غلام
بود میل خاطر بطاعت مدام

جو مشغول طاعت ہیں لیل و نہار بڑی اونکی عزت ہی اور افتخار
بزرگی میں نام اونکا ہی یادگار یقین ہی یہی بات ای مری یار
اگر بندی از بہر طاعت میان
گشاید در دولت جاودان

جو رکھتی ہیں طاعت کا چہرہ پہ نور خجل مہ بھی ہوتا ہی اونکی حضور
جو چاہی کہ ہو تیرگی دلسیں دور تو اسکو سمجھ رکھ تو ای پر شعور
بطاعت شود روشنائی جان
کہ روشن چو خورشید بین جہان

جو رکھتی ہیں طاعت میں آرام جان وہ عقبیٰ میں رہتا ہے شادمان
بکیں گے جہاں میں اونہیں ہے مکان تجھے ہے اگر ترس دوزخ تو یہاں

بآب عبادت وضو تازہ دار
کہ فردا ز آتش شوی رستگار

جنہیں ہے شب و روز طاعت میں کام اونہوں کے برا کے رہی ہے مدام
بھلا اونکو کہتی ہیں سب خاص و عام کہاں ہے ہزار کون نے اوپہ یہ کلام

نشاید سر از بندگی تافتن
کہ دولت بطاعت توان یافتن

جو طاعت میں دلکو لگاتے ہیں یہاں سعید اونکو کہتی ہیں اہل جہاں
اونہیں کو ہے روشن دلیکا نشان جو دیکھا تو عالم میں ای مہربان

سعادت ز طاعت میسر شود
دل از نور طاعت منور شود

جو کرتی ہیں طاعت کو یہاں اختیار شب و روز طاعت میں رکھتی ہیں کار
وہی ہیں ہنرمند اور ہوشیار اسی پر نظر کر کی ای دوستدار

ز طاعت نہ پیچد خردمند سر
کہ بالا ز طاعت نباشد ہنر

ہوئی ہیں جو طاعت میں روشن ضمیر اونہیں خلق کہتی ہے کامل فقیر
جو چاہے کہ دل ہو تجلی پذیر تو لازم ہے تجھکو یہی ای نظیر

پرستندہ آفرینندہ باش
در ایوان طاعت نشینندہ باش

جنہیں حق پرستی ہے یہاں بیشتر بڑی وے تونگر ہیں وے بخت ور
صفت اونکی ہوئی ہے شام و سحر دلا اوسکو تو بھی نقل جانکر

اگر حق پرستی کنی اختیار
شود دولت و ہمدم و بختیار

جو رکھتی ہیں یہاں دولت ارتقا دل اونکا ہے پاکیزگی میں ملا
ملی ہیں اونہیں نیک بختی سدا بھلا اپنا چاہی تو ای دلربا

ز تقوی چراغ روان برفروز
کہ چون نیک بختان شوی نیک روز

جو بڑھتی ہیں خالق کی دلمیں نماز ہے ہی اونہیں عزت و امتیاز
جو چاہی کہ کچھ تو بھی ہو سرفراز تو دائم جہاں میں بعجز و نیاز

نماز از سر صدق بر پایدار
کہ حاصل کنی دولت پایدار

جبین فسق کہتی ہیں یہاں پر ہنر تو دامن کو اوس سین نہ آلودہ کر
تجہیں اوس سین ہی گا کر ناحذر اسی کو یقین کر تو ای مہرہ ور
اگر دور باشی ز فسق و فجور
نباشی ز گلعذار فردوس دور
جو سمجہی شریعت کی باتیں بجا کری پروای اونکی دلیل شدر
نظر اوسکو محشر سین خطرا ہی کیا سخن ہے نہ اہل خرد کا کہا
کسی را کہ از شرع باشد شعار
نترسد ز آشوب روز شمار
جبین لوگ کہتی ہیں عصیان کو یہاں نہیں کچہہ بہلائی کا اوسمین نشان
تیرا اوس سین ہوگا پر اپا زیان جو کچہہ فایدہ پر نظر ہی تو یہاں
دلا عزم عصیان مکن زینہار
کہ فردا نباشی ز حق شرمسار
جو ہوتی ہیں دنیا میں عصیان شعار وی ہی کہتی ہیں ندامت کا بار
اگر ہی تو کچہہ عاقل و ہوشیار تو اسکو یقین جان ای غمگسار
ز عصیان کند ہوشمند احتراز
کہ از آب باشد شکر را گداز

هو العزیز

کریگا گنہ جو تو یہاں روز و شب تو ہوگا تیرا سب میں عاصی لقب
جبہی گی ضیا عقل کی تیری سب سمجہہ رکہہ یہی دلمین تو ای غصہ لب
کنند نیک بخت از گنہ اجتناب
کہ پنہان شود نور مہر از سحاب
جو رہتی ہیں یہاں ورع میں ہر زمان وی ہوتی ہیں پاکیزگی میں عیان
مصفا دل اونکا ہی مظہر مکان تجہی ہی یہہ لازم ہی ای مہربان
سر از جیب پرہیزگاری بر آر
کہ جنب بود جای پرہیزگار
تجہیں ربط عصیان مناسب نہیں سمجہہ اپنا دشمن تو اسکا ہیں
عذاب جہنم سین ہو شہمگین وگرنہ یہی جان ای ہمنشین
اگر سر نتابد ز عصیان دلت
بود اسفل السافلین منزلت
جبین نفس بد راہ کہتی ہیں یار نہونی دی اوسکو تو دلپر سوار
کریگا بہت تجہکو وہ شرمسار اگر ہی تو عاقل تو ای دوستدار
مکن نفس امارہ را پیروی
کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی

جسے لوگ ابلیس کہتے ہیں یہاں — وہ ہے دشمن دین و ایمان میاں
نہ ہاتھ میں اوسکے دل میں عنان — جو دیکھا تو آخر یقیں اسکو جان

دلا ہر کہ محکوم شیطان بود
شب و روز در بند عصیان بود

ہو اوسکے فریبوں سے بہت گزیں — وہ بدخواہ ہے دوست تیرا نہیں
خدا نے کیا ہے عدو تیرا تن — یہی بات رکھ یاد اے دور بین

کسی را کہ شیطان بود یار غار
کجا روز محشر شود رستگار

جو ہیں عقل و دانش میں کچھ بہرہ ور — طریقت کے ڈھونڈھیں ہیں وے راہبر
جو شیطان کہے وہ تو ہرگز نکر — سمجھ اس سخن کو تو اے سیمبر

کسی را کہ شیطان بود پیشوا
کجا باز گردد براہ خدا

چلے گا جو شیطان کے دل میں تو راہ — تو یہاں تجھ سے ہونگی ہزاروں گناہ
کہیں گے تجھے لوگ زشت و تباہ — نظیر اس سخن پر تو کر کر نگاہ

مکن خانہ زندگانی خراب
بسیلاب فعل و بد و ناصواب

جو کرتی ہیں یہاں شکر پروردگار — وے خوشحال رہتی ہیں لیل و نہار
ملی ہے اونہیں حشمت پایدار — اے تحقیق مانیں ہیں اے ہوشیار

گر از شکر ایزد نہ بندی زبان
بدست آوری دولت جاودان

جو چاہے تو افزونی عز و جاہ — تو رکھ شکر کرنے کی یہاں رسم و راہ
جو ہو گی تجھے شکر کی دل میں چاہ — تو اسکو یقیں جان اے نیک خواہ

ترا مال و نعمت فزاید ز شکر
ترا فتح از در در آید ز شکر

ملی ہے جنہیں حرفت کی نشان — وے ہیں شکر رہتی نہیں یک زمان
سدا شکر میں کام رکھتی ہیں یہاں — اگر عقل ہے تو یہ تحقیق جان

کسی را کہ باشد دل حق شناس
نشاید کہ بندد زبان سپاس

تجھے شکر کرنے میں ہے افتخار — تجھے شکر کرنے میں ہے اعتبار
اگر گلشن دین کے دیکھے بہار — تو ایک لحظہ دنیا میں اے میرے یار

ز شکر جہان آفرین سر متاب
کہ در باغ دین شکر او ہست آب

جو گرتی ہیں یہاں شکر شام و سحر — فزوں نعمت اوتی ہے اور سیم و زر

اگر دولت روز بہ کاہش — تجھے دیکھنا ہے تو اں بڑھ کر

زیادت کند شکر جاہ و جلال

زیادت کند شکر مال و منال

جو ہیں رتبہ شکر کی قدر داں — نہیں شکر سے چپ وہ رہتے یہاں

کیا کرتی ہیں وہ بندم شکر یہاں — تجھے کو ہے لازم ادا ہر زباں

قصر خزینہ شکر خدا بر میار

کہ واجب بود شکر پروردگار

جو رکھے نعمتیں بخشی ہیں اتنی — وہ ہیں بیشمار اور تیں ایک زباں

رہے تو کس طرح شکر ادا میاں — جو شاکر ہی تو اسکو ہے تحقیق جاں

رہ از شکر حق تا بزور لنہار

نداری نیاسائی ملکی از نزار

ندی شکر شیریں تو ہیں لب کو فرار — زبان کو ہے لازم شکر ہیں ہر بار

نظر اس سخن کا تو کر اعتبار — اگرچہ یہ تجھ سے ادا ہو نہ یار

ولی کہتی شکر اوتی تراست

کہ اسلام را شکر او زیوراست

صبوری کی دولت بڑی ہے میاں — جہاں میں وہ کنجی ہے ارام جاں

ہر ایک وقت خوشدل ہیں اوس کے جان — صبوری کے گن کیا کہیں خوبیاں

دلا گر صبوری کنی اختیار

بدولت آوری دولت پایدار

صبوری میں ہے وہ بجھے اعتلا — کہ ہے صابروں کی وہ دیرینہ ملا

نہیں مجھ سے یہ وصف اوسکا بیاں — غرض حد تو یہ ہے شکر ہے یار سا

صبوری بود کار پیغمبراں

نہ بچند زیں زوں دیں پروراں

صبوری کی رہ میں تو رکھ گر قدم — نہ مقصد کی رکھنی ہے پورا الم

نہ آوے کبھی خاطر میں کچھ درد و غم — یقین کر اسی بات پر دمبدم

صبوری ترا کام یہاں دیوے

زرنج و بلا رستگاری دیوے

صبوری جو گرتی ہیں یہاں صبح و شام — تو اوتی صبوری ہیں جاری مدام

ولی ہے اوسے رتبہ و احترام — یقین کر یہی بات اپنی تمام

صبوری گزید در کام جان

کہ جز صابری نیست مفتاح آں

صبوری کر یکا جو دلسین تو بهان تو هو کی تیری خوبی اسمین عیان
نه کهبرا کی هو جو تو سرعت نشان یقین کر اسی بات کو او میان

صبوری کنی گر ترا دین بود
که تعجیل کاری شیاطین بود

جو هی کچه تجهین مقصد و مدعا وه جلدی نهین تجهه سین هوتا روا
روا ئی بین اوسکی میان غم نکها دسی کهو یقین کر توای دلربا

صبوری کلید در آرزوست
گشاینده کشور آرزوست

جو کچه هی تمنا تیری جهین بهان تجهین رنج دل اوس سین هی بر زبان
جو چاهی ملی تجهکو اوسکا نشان اسی کهو یقین دل مین کر او میان

صبوری برآرد مراد دلت
که از عالمان خلق شود مشکلت

اگر هی تو دام هوس مین اسیر وگر هی تیری طبع خلقت پذیر
نه لا رنج دلمین قلیل و کثیر کیا هی بزرگون نی یون ای نظیر

صبوری بهر حال اولیتر است
صبوری کند هر که نیک اختر است

می عشق هی وه نشاط التیام که اوسکا نشا هی جنهین صبح و شام
اونهین کهری ذرات عشرت مدام تو بس جلد لیکر صراحی و جام

بده ساقی آن آب آتش لباس
که مستی کند اهل دل التماس

جو اوس می مه جاتی هی دلکی نگاه تو سو جان سین هوتی هی اوس می کی چاه
کری هی وه عاشق کو مست ساه بهار و اوسکی کیا کیا کهون واه واه

می لعل در ساغر زر نگار
بود روح پرور چو لعل نگار

جنهین شوق هی بهان می عشق کا عجب اوسکی دلکو هی ملتا لطف
جدهای جو اوس می کا اونکو نشا تو کیفیت اوسکی کهون واه کیا

خوشا لذت شوق ارباب عشق
خوشا عشرت ذوق اصحاب عشق

جو عشاق هین اونسی مت کر حجاب اونهین لطف سین اپنی کر کامیاب
دل اونکا جو کرتا هی مست و خراب تو بهر ساقیا دیر کیا لا شتاب

شراب چو لعل روان بخش یار
شراب مصفا جو روی نگار

جو بر عالیون کوه خسم طاق کرا تجبر او سکی لذتوم ہنے کرنی دور

جو چاہی خمار و اسیر ہو وی جدا تو جلدی سین ای ساقیا در با

بیار آن شراب جواب حیات

کہ یابد ز بو بشر دل ارسم نجات

وہ سرخ خوا کہو ہیں بر ہوتے کو یا مشعلہ عشق روشن ہوئے

کبھی ز خوشی او رکبھی لی ہنے کہوں کیا ہیں اسکی لوا سکہ ہنے

خوشا ہر دستی زہا جبر بدن

خوشا دوی مشیے ز اہل دلن

کیا جنبز دل دوستی مرفدا محبت کا پیشہ ہیں دلکھی دیا

دو سینہ جا دہی و یکتا یارکا صفت اوسکا یار و نہیں اور کیا

خوش دل کہ دارد تمنای دوست

خوش دل کہ در بند لودای اوست

جو مشتاق نظارہ یار ہے او سی کو محبت تر اوار ہے

صفت از نظر اسکا لبہار ہے زبان بریں ہیں مرمار ہے

خوش دل کہ سلا از ہوای دوست

خوش دل کہ از تر لسر کوی دوست

جو رکتی ہیں یہاں راستی ہیں حال اونہیں ہوگ کتی ہیں ز خزہ فال

دل اوز نگاہ چلتا ہے اختر مثال اونہیں نیک تا بجہ ہوں گر خیال

دلا کر کسی را ستی اختیار

سود دولت ہمدم بجتیار

جو رکتی ہیں یہاں راستی کا اثر بزرگی ہیں ہوتی ہیں فر نامور

شرف اوکی زندگی ہیں مشہور تر اسر حسن و خوبی پہ کر نظر

نہ بجد سر از راستی ہوشمند

کہ از راستی نام کردہ بلند

جو ری راستی ہیں یہاں کامیاب نہیں اوکی دلکھی فراغ و نہاب

دل اوکی ہو اوکی ہمہ تن کلب جو ہو جی تو شن اگر ہیں تاب

بہ از راستی در جہاں کار نیست

کہ در دل بجز راستی خار نیست

جو رکتی ہیں یہاں راستی کا نشان تو ہر جا یہاں اوکی ہیں خوبیان

فروغ خود سینہ وہی شادمان سمجھ کر ای مانیں جو تو ہیں یہاں

دم از راستی گر زنی صبح دار

ز تارکیں حباب گیری کنار

جنہیں راستی کی خوش آئی طلب — وہ ہیں گلشن صدق کی عندلیب
جو ناراستی کی ہوا عنقریب — یہی دل میں تو بہی سمجھ ای حبیب

کسی را کہ ناراستی گشت کار
کجا روز محشر شود رستگار

جو رکھتی ہیں یہاں راستی پر نگاہ — اونہوں کی بہت لوگ کرتی ہیں چاہ
بزرگی سیں ہوتا ہی اونکا پناہ — اگر ہی تو عاقل تو ای رشک ماہ

مزن دم بجز راستی زینہار
کہ دارد فضیلت یمین و یسار

رہی گا جو ناراستی میں اسیر — وہ سب کی نگاہوں میں ہوگا حقیر
نہ کہجو تو ناراستی دلپذیر — اسی کو یقین دل میں کر ای نظیر

ز ناراستی نیست کار بتر
کزو نام نیکو شود بی وقر

جسیں جو ٹہہ کہی ہے اہل جہان — وہ سینہ کی ہی تیرگی کا نشان
خرد کی ضیا کو ہی کرنا نہان — جو کچھ فہم ہی تو یقین کر میان

کسی را کہ کردن زبان دروغ
چراغ دلش را نباشد فروغ

کریگا جو تو جو ٹہہ کون اختیار — تو ہوگا خجل سب میں لیل و نہار
طبیعت رہی کی الم سیں فگار — یقین کر اسیں دل میں ای غمگسار

ترا شرمساری نماید دروغ
بکاذب در غم کشاید دروغ

اگر جہوٹہ بولی گا تو ہر زمان — نہ کوئی کہی گا بہلا تجہکو یہان
کرن کی خطر تجہہ سیں دانشوران — یہی بات دل میں یقین کر میان

ز کذاب گیرد خردمند عار
کہ او را نیارد کسی در شمار

جسیں جہوٹہ رکہتا ہی تک شادمان — اوسیں خوار کرتا ہی ہر ہر زمان
سراسر بدی اسکی ہے درمیان — اگر اعتبار اپنا چاہی تو یہان

دروغ ای برادر مگو زینہار
کہ کاذب بود خوار بی اعتبار

ہوا ہی جسیں جہوٹہ یہاں دلپذیر — وہ ہوتا ہی پر انفعال اور حقیر
نہیں اوسکی توقیر کرتی کبیر — جو دیکہا تو سچ ہے یہی ای نظیر

دروغ آدمی را کند شرمسار
دروغ آدمی را کند بی وقار

جہاں میں عجب کچھ ہی ظاہر چلن تو چشم ما مک سین ای یار من
عیان ہی عجب طور کی انجمن اگر دیکھتی ہی کچھ اسکی جتن
نگہ کن برین گنبد زرنگار
کہ سقفش بود بی ستون استوار

کہیں باغ بستان کہیں کہستان کہیں کوہ و صحرا کہیں بحر و کان
کہیں ہی بہار اور کہیں ہی خزان و نہیں دیکھ کر پر تو ای مہربان
سراپردہ چرخ گردندہ ہیں
درو شمعہای فروزندہ ہیں

تماشا میان پر تو کر اور ہیں ہر یک وضع ہیں اور ہر ایک طور ہیں
جو دیکھا تو تھا ای غور ہیں کہ کیا کیا ہیں نقشہ عیان دور ہیں
یکی در تنعم یکی در عذاب
یکی در مشقت یکی کامیاب

کہیں شادمانی کہیں غمگسی کہیں طرحکی اور کہیں تازگی
کہیں دلکش قوت کہیں سست جی غرض کچھ عجب طرز ہی بہانگی ہی
یکی تندرست و یکی ناتوان
یکی سال خورد و یکی نوجوان

کہیں نرم وضعی کی چلتی ہیں راہ کہیں سخت گوئی کی پڑی ہی چاہ
کہیں لطف ہی اور کہیں ظلم آہ غرض کچھ عجب یہ ہی ہی بزمگاہ
یکی نیک خلق و یکی تند خو
یکی بردبار و یکی جنگ جو

کہیں بی ایمانی کہیں راستی کہیں کجروی اور کہیں راستی
کہیں پارسائی کہیں می کشی غرض کچھ عجب دہوم ہی مچ رہی
یکی در صواب و یکی در خطا
یکی در دغا و یکی در دعا

کہیں ہی نشاط اور طرب ہر زمان بہار چمن چشمہ بلبلان
کہیں کلفت دل ہی رنج بر عیان غرض کچھ عجب رنگ ہی او میان
یکی در گلستان راحت مقیم
یکی با غم و رنج و محنت ندیم

کہیں بادہ عیش ہی موج زن پری زاد ہستی ہیں نازک بدن
کہیں رنج و غم سین لگی ہی لگن غرض کچھ عجب ڈھب کی ہی انجمن
یکی را فروزندہ شمع طرب
یکی را ز غم اور روش چو شب

کہیں شادکامی میں کاروبار — عیاں سیم و زر کی ہیں نقش و نگار
کہیں درد غم سے ہیں خاطر فگار — غرض کچھ عجب طور ہیں آشکار

یکی را برون رفتہ را اندازہ ہیں
یکی در غم ہیں و خرج عیال

کہیں ہیں تر و تازگی نشان — خوشی خوری قہقہہ و خوبیان
کہیں رنج و افسردگی ہے عیان — غرض کچھ عجب ہے روش یہاں میان

یکی چون گل از خورمی خندہ زن
یکی را دل آزردہ خاطر حزن

کہیں

یکی عز و اجلال ہے بی شمار — نمایاں ہے باغ و چمن کی بہار
کہیں قید غم سے ہے دل داغدار — غرض کچھ عجب رنگ ہیں ای نگار

یکی در جہان جلالت اسیر
یکی در کمند عداوت اسیر

کہیں پارسائی کا اقبال ہے — ریاضت عبادت سے خوشحال ہے
کہیں طبع عصیان کا دنبال ہے — غرض کچھ عجب یہاں احوال ہے

یکی بستہ از بہر طاعت کمر
یکی در گنہ کردہ عمر بسر

کہیں راہ و رسم مناجات ہے — طلاوت ہے تقوی ہے طاعات ہے
کہیں بادہ و نہیک دن رات ہے — غرض کچھ عجب طور کی بات ہے

یکی پاسبان و یکی پادشاہ
یکی دادخواہ و یکی باج خواہ

کہیں عشرتوں کی ہیں تیاریاں — نشاط اور طرب کی ہواداریاں
کہیں رنج و غم سے گرفتاریاں — غرض کچھ عجب ہیں غمخواریاں

یکی شادمان و یکی دردمند
یکی کامران و یکی مستمند

کہیں بی کسی اور کہیں دستگاہ — کہیں بیوقاری کہیں عز و جاہ
مری گوہر یہ حیرت ہیں خاکر نگاہ — غرض کچھ عجب یہاں کی ہے رسم و راہ

یکی بر حصیر و یکی بر سریر
یکی در پلاس و یکی در حریر

کہیں سختی و رنج سے ہیں وای ہے — الم پر الم دوڑتا آئی ہے
کہیں عشرت عیش و ہمراہی ہے — غرض کچھ تماشے کی یہ جای ہے

یکی را عنا و یکی را غنا
یکی را بقا و یکی را بقا فنا

کہیں بی زری اور کہیں کنج زر — کہیں خامشی اور کہیں شور و شر
کہیں دل خفا اور کہیں شادتر — غرض جملہ عجب و یکہ بیان کا اثر

یکی بی نوا و یکی مالدار
یکی نامراد و یکی کامگار

کہیں صبح عشرت کہیں شام غم — کہیں خوری اور کہیں بے الم
کہیں مہربانی اور کہیں برہمی — غرض جملہ عجب ہیزیہ چرخ بہم

یکی راست در راہ و صف مدست
یکی خفتہ در کنج میخانہ مست

کہیں علم کا ہو رہا ہے محک — معانی کی بخت اور قسمت قلک
کہیں ہے جہالت کی ذلت عجب — غرض جملہ عجب یہانکی ہر حال دہال

یکی عالم و مقتدا و ہوشیار
یکی جاہل و بد برو شرمسار

کہیں تو شریعت کی افزار ہے — مساہب کی ہر نقطہ تذکار ہے
کہیں منکری ہیں گرفتار ہے — غرض جملہ عجب یہانکی اطوار ہے

یکی بر در شرع مسمار در
یکی در رہ کفر زنار در

کہیں خورشیں مرشد رہنما — کہ در راہ شاہ لاہوں سب اوسکی بجا
کہیں فاجر و مفسد و کاسزا — غرض جملہ عجب وضع ہر یہ لہ

یکی یک کردار و نیک رعیت
یکی غرق در بحر فسق و فساد

کہیں روز و وقت ہیں ہیں التزام — جہاد اون سیں سو ہے ننگ و نام
کہیں جلتی پر ننا ہیں ہست و لعار — غرض جملہ عجب ہیانکی ہیں کاروبار ہے

یکی غازی و جانب بہادران
یکی مرد دل سست نرسندہ جان

کہیں دیں و دیانت سیں ہیں بیگانہ — حسابیں ہیں نکلتی ہیں دینار و دام
کہیں دزد و رہزن اور قلاش — غرض جملہ عجب یہانکی ہیں کار

یکی کاسب امانت و دیانت ضمیر
یکی در دو عالم گنہ ناپذیر

زمانہ ہیں ہیں یہ جو تیز نگہان — کہیں جملہ ہیں ظاہر کہیں جملہ عیان
زنہار و یکیہ گر ہو نہ غافل میان — جو بیوند تو ہو رہ نگہ مہربان

ذریں بسر کن یکیہ بر روزگار
کہ ناگہ ز جانت برآرد دمار

جو حشمت میری پاس ہی بی شمار تو اوسکا بہروسا نکر زینہار
نہیں اسکی رہنی کا کچھ اعتبار اگر ہی تو عاقل تو ای نامدار
مکن شادمانی بجاہ و حشم
کہ ناگہ شود سر بسر کمال عدم

اگر ہی جہانمیں تو دارا نشان سپہ بہی بہت ہی تیری ہمعنان
نہو تو بہی نازان تو اوس پر میان اگر ہی تو عاقل تو ای مہربان
مکن تکیہ بر لشکر بی عدد
کہ شاید ز نصرت نیابی مدد

اگر حکم ملک اور ہی بیشتر تو ہرگز نہ پروسا تو اوس کا نکر
یہہ ہوتا ہی دم میں ادہر سیں اودہر اگر ہی تو عاقل تو ای نامور
مکن تکیہ بر ملک فرماندہی
کہ ناگہ جو فرمان رسد جاندہی

اگر بجہکو شوکت میں ہی احترام تو مغرور اوسپر نہو صبح و شام
جو کچھ عقل میں بجہکو رکہنا ہی کام نوز بہار ای صاحب احتشام
مکن شادمانی بجاہ و جلال
کہ بی خوف نقصان نباشد کمال

جہانمیں اگر ہی تو کشورستان سب اسباب دولت ہی تیری یہان
نہو اسپر مغرور ہرگز میان اگر ہی تو عاقل تو ای اہل شان
مکن تکیہ بر ملک تاج و نور
کہ ناگہ در آید سپاہ بلا

جو آگی تہی یہان صاحب حشم و فر کہان ہین وی اب دلمیں ٹک غور کر
نہیں استقامت کا اسجا کہ اثر سمجھ چہوڑ دی اب یہہ سپہ کر و فر
بسا بادشاہان و سلطان شان
بسا پہلوانان و کشورستان

جہان کا یہی ہی چلن اومیان کہ رہتا نہیں یہان کوئی جاودان
ہوئی ہی بہارون کی آخر خزان سو اونکی تہی باغ اور حویلی یہان
بسا ماہ رویان و شمشاد قد
بسا نازنینان حور بشر خد

عجب زیب و زینت میں تہی تمکین کہاتی تہی محبوب اور نازنین
کوئی مہروش اور کوئی مہ جبین غرض پہلی بہی تہی بروی زمین
بسا نو عروسان آراستہ
بسا خوبرویان نوخاستہ

جو اب ہی یہاں غنچہ لب گلرخان — اسی طور آگی ہی تہی دل ستان

یہی دل فریبی تہی اور نوجوان — بصد ناز و انداز سیر تہی یہان

بسا نامدار و بسا کامگار

بسا سرو قد و بسا گلعذار

وی ایسا ہی رکہتی تہی حسن و جمال — کہ تہی گلشن ناز کی نونہال

سجیلی و ہجیت دلربائی کی چال — کہیں کیا ہوا اونکا آخر یہ حال

کہ کردند پیراہن عمر چاک

کشیدند سر در گریبان خاک

غرض ہو گئی ہیں وی زیبا صنم — کہ تہی دام دل جنکی زلفوں میں خم

عجب اچہلا بت عجب طرز ارم — کروں کیا بیان اب میں با چشم نم

چنان خرمن عمر ستان شد بباد

کہ ہرگز کسی زو نشانی نہ داد

جہان کی بیان ہی ای کاروبار — تو غفلت میں رہ کر نہو شرمسار

زمانہ کا ہرگز نکر اعتبار — جو کچہ عقل ہی تجہ میں تو زینہار

منہ دل برین منزل جانستان

کہ دروں نہ بینی دلی شادمان

جو دلکو لگاوی گا غفلت میں یہان — رہی گا تو غم سین بآہ و فغان

اگرچہ دلاویز ہی یہ مکان — ولی ہو کی غافل تو ہرگز میان

منہ دل برین کاخ و خرم ہوا

کہ می بالد از آسمان بلند

رہی گا جو غفلت میں یہان مبتلا — وہ پاویگا ہر لحظہ رنج و عنا

ندامت ہی کہینچی گا اوسکی سوا — اگر ہی تو غافل تو ای دل ربا

منہ دل برین کہنہ دہر خراب

کہ خالی نباشد ز رنج و عذاب

اگر ہو گی غفلت تجہی دلپذیر — تو ہو گا کمند الم میں اسیر

لگیں گی طبیعت میں کلفت کی تیر — جو آرام جاہی تو ہرگز نظیر

منہ دل برین دہر ناپایدار

ز سعدی ہمین یک سخن یاد دار

[illegible]

تمام شد کار من

نظام [illegible] تتمہ پند نامہ [illegible]

[illegible] نظیر [illegible]

[illegible]

اختتام پذیرفت

MUK120

No(36)

THE UNIVERSITY OF MELBOURNE

Library Digitised Collections

Author/s:
Akbar Abadi, Nazir

Title:
Pand namah Hazrat Shaykh Sadi

Date:
1242? [1826?]

Persistent Link:
http://hdl.handle.net/11343/23284

File Description:
Pand namah Hazrat Shaykh Sadi